خلاصہ خطبہ جمعہ 15 ستمبر 2023ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ جو انسان بھی اس دنیا میں آیا اس نے ایک وقت گزار کر اس دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔ لیکن خوش قسمت ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی صرف نیک یادیں ہوتی ہیں۔ جو نافع الناس ہوتے ہیں۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی نمونہ ہوتے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کرنے کا حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو خلافت احمدیہ سے حقیقی وفا رکھنے والے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی ہر وقت کوشش کرنے والے ہوتے ہیں اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔

ایسے لوگوں کیلئے لوگ صرف تعریفی کلمات ہی کہتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کے قول کے مطابق ایسے لوگ جنتی ہوتے ہیں۔ اس وقت میں ایک ایسے وجود کا ہی ذکر کرنے لگا ہوں۔ یہ ذکر ہے مکرمہ امتہ القدوس صاحبہ کا جو حضرت ڈاکٹر محمد اسماعیل صاحب کی بیٹی اور صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی اہلیہ تھیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ یہ رہتی تو قادیان میں تھیں لیکن کچھ عرصہ سے اپنی بیٹیوں کے پاس ربوہ میں تھیں جہاں ۹۶ سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱/۹ حصہ کی موصیہ تھیں۔ ۱۹۵۱ کے جلسہ کے موقع پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مرزا وسیم احمد صاحب کے ساتھ ان کا نکاح پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیوں اور ایک بیٹے سے نوازا۔ شادی کے بعد مرزا وسیم احمد صاحب اپنی اہلیہ کے کاغذات تیار کروا رہے تھے تا کہ ان کو اپنے ساتھ قادیان لے جائیں۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ کاغذات بنتے رہیں گے۔ آپ کا فورا واپس جانا ضروری ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کا کوئی شخص قادیان میں موجود نہ ہو اور قربانی نہ کرے تو باقی لوگوں کس طرح قربانی دیں گے۔

شادی کے کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنے خاوند کو رخصت کیا۔ پس دونوں میاں بیوی نے اس ضمن میں قربانی دی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ حضرت مصلح موجود رضی اللہ عنہ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ آپ مرزا وسیم احمد صاحب کو چھوڑنے کیلئے لاہور ایر پورٹ پر آئے اور جینک جہاز آنکھوں سے

او جھل نہ ہو گیا مسلسل دعائیں کرتے ہے۔ ایک سال بعد صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ قادیان گئیں۔ وہاں آپ نے درویشان کے خاندانوں کی خواتین کے ساتھ مل کر بہت کام کیا۔

لندن ہجرت کے بعد پہلے خطبہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعتی مراکز کیلئے تحریک فرمائی۔ امتہ القدوس صاحبہ صدر لجنہ بھارت تھیں۔ آپ نے رپورٹ میں لکھا کہ لجنہ اماء اللہ نے حضور کی تحریک پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے اور جو نقدی اور زیور موجود تھا اس کو پیش کیا ہے۔ آپ نے اپنا بھی سارا زیور پیش کیا۔ آپ نے ۴۶ سال جماعت کی خدمت فرمائی۔

آپ کی بیٹیوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے کہ آخری عمر میں نظر چلی گئی تھی اور شنوائی بھی نہ رہی تھی۔ لیکن ہمیشہ خوشی اور شکر کے ساتھ زندگی بسر کی۔ جب بھی حال ہو چھا گیا تو الحمد للہ کہتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے کوئی بھی تحریک ہوتی تو قادیان میں سب سے پہلے چندہ مرزا وسیم احمد صاحب اور ان کی اہلیہ کی طرف سے آتا۔ قادیان میں ہر شخص کی مدد کرنے والی تھیں۔ بچوں کو نصیحت فرماتی تھیں کہ نماز اول وقت میں ادا کیا کرو کیونکہ سب سے پہلا حساب نماز کے متعلق لیا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۞عِبَادَاللہِ رَحِمَکُمُ اللہُ۞اِنَّ اللہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللہِ اَکْبَرُ ۞